بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد رضا

مجموعۂ گلستان رضوی

تالیف: علیرضا خان‌زادہ
مترجم: سید مجاهدحسین عالی تقوی
نظر ثانی: ڈاکٹر حیدررضا ضابط
نقاش: سمیرا سادات شفیعی

احمد نیند سے جاگ اُٹھا اور ہیجانی کیفیت سے اُس نے
نے اپنی ماں کو آواز دی. ماں اُس ھنگام باورچی خانہ
میں تھی، احمد کی طرف آئی، اور کہا .

۔احمد کیا ہُوا؟

۔ایک خواب دیکھا ہے: میں حرم امام رضا علیہ السلام
میں ہوں، صحن کبوتروں سے بھرا ہُوا ہے، میں اُن کے
پیچھے بھاگا، امی جان! میرا دل امام رضا علیہ السلام کے
حرم جانے کو چاہتا ہے کب زیارت کو جائیں گے؟ اُس
کی ماں نے کہا: انشاءاللہ سال کے آخر میں. اُس وقت
چلیں گے، جب اسکول کو چھٹیاں ہوں گی .

اٹھائیس اسفند (ایرانی مہینہ) سال ۱۳۸۶ ہجری شمسی تھا
احمد کی والدہ اور ماموں نے بہت کوششیں کر کے مشہد مقدس
کی ٹکٹیں حاصل کر لیں. احمد کو گدّے کے ساتھ ایک جگہ سے
دوسری جگہ منتقل کرنا مشکل کام تھا کیونکہ احمد ایک مدت سے کمر
اور پیروں کی تکلیف میں مبتلا تھا. چلنا پھرنا اُس کے لئے مشکل تھا
احمد کی عمر دس سال تھی. ڈاکٹروں نے کہہ رکھا تھا کہ اُسکے پاؤں
کا اپریشن ضروری ہے ورنہ اِسکی بیماری مزید خطرناک ہو سکتی ہے.

زیارت نامه

اِسی بنا پر اُنھوں نے ارادہ کر رکھا تھا کہ احمد کو مشہد لے کر جائیں گے .

صحن انقلاب اسلامی میں، خدا پر توکّل رکھتے ہوئے پُر امید دل کے ساتھ، پنجرہ فولاد (باب مراد) سے احمد کو شفا کی نیت سے باندھ دیا گیا. احمد گدّے پر دوسروں بیمار اور حاجت مندوں کے ساتھ، پنجرہ فولاد (باب مراد) کے پاس لیٹا ہُوا تھا وہ تھکن کی وجہ سے سو چکا تھا کہ وہ...!

سبز رنگ کا نور دیکھا؟ کہ دوسرے نور اِس نور کے سامنے ماند پڑ رہے تھے.
وہ نور، احمد کے پاس آیا اور اُسکے جسم پر ہاتھ پھیرا مگر احمد تو اُس نور کو دیکھنے میں غرق تھا. اچانک اُس کی زبان سے گرہ کھل گئی.

آقا جان! آپ ڈاکٹر ہیں!

اُس مرد نے بہت ہی مہربانی سے کہا :

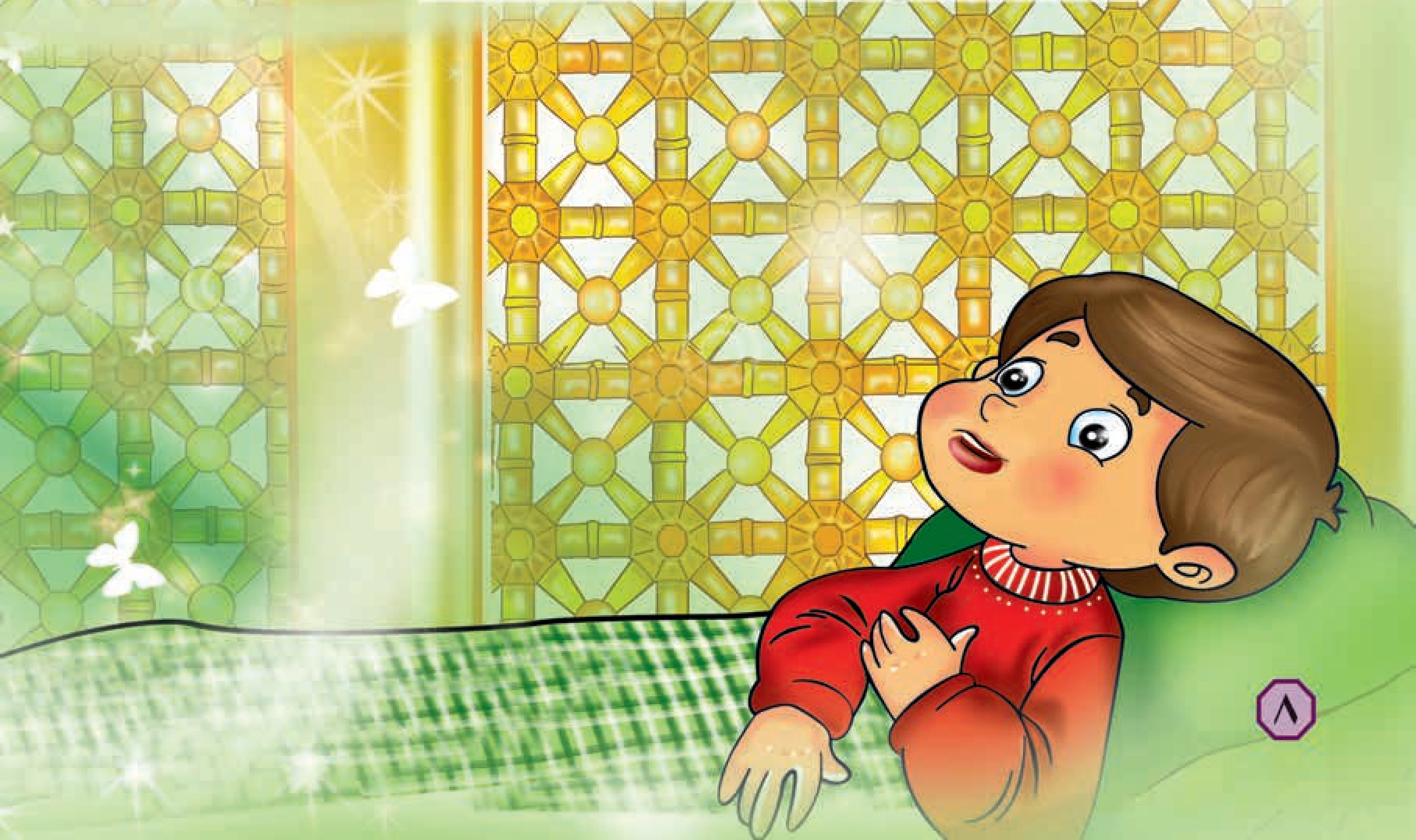

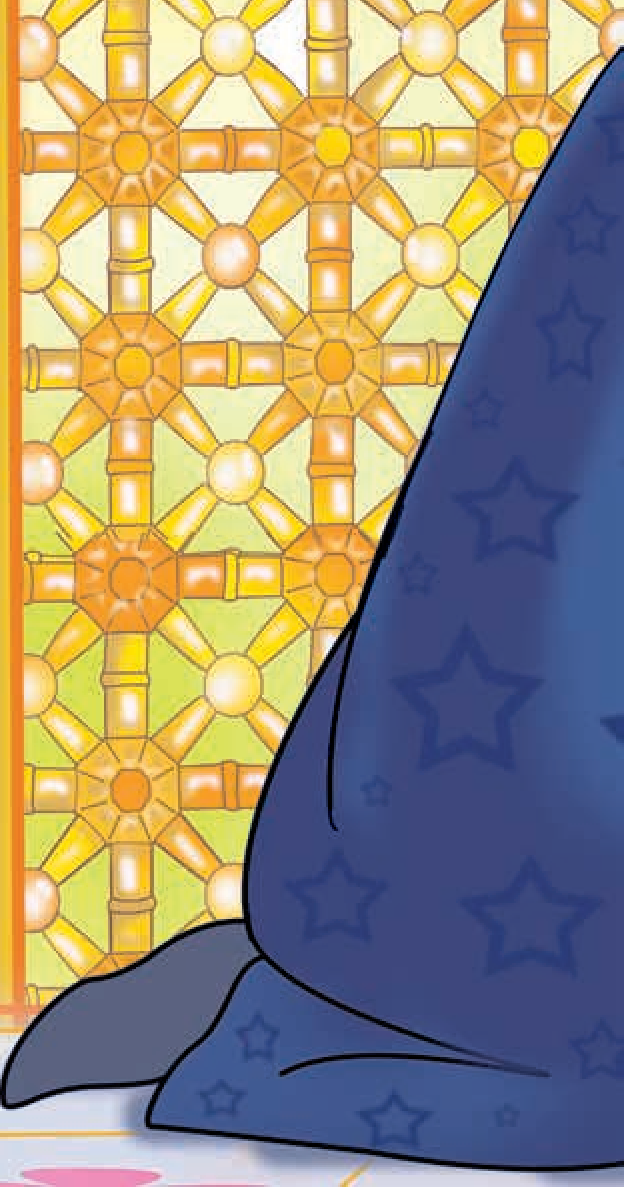

میں تمھارا امام رضاؑ ہوں، آج کے بعد 'تمھارا نام 'احمد رضا'' ہے اب کھڑے ہو جاؤ، ٹھیک ہو گئے ہو'' احمد بیدار ہو گیا. اُس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا. وہ اُس قوت کی مدد سے، جو اُس نور سے حاصل کی تھی، اپنی جگہ پر دونوں پاؤں کے سہارے کھڑا ہو گیا. اب کمر اور پاؤں میں کوئی درد و تکلیف نہ تھی؛ جب احمد کی ماں نے اپنے دلبند کو کھڑا ہوا دیکھا، اُسے یقین نہیں ہو رہا تھا. وہ تیزی سے اپنے بیٹے احمد کی طرف بڑھی اور اُسے اپنے گلے لگا لیا اور کہا: احمد تم نے شفا حاصل کر لی ہے؟

احمد نے نہایت خوشی سے کہا، امی جان! اب میرا نام احمد نہیں بلکہ ” احمد رضا “ ہے احمد رضا کے چاروں طرف گلاب کی خوشبو تھی اور نقار خانے سے ” رضا جان “ کی صدا فضاء میں گھونجنے لگی. خوشی کے آنسو ” احمد رضا “، اُس کی ماں اور حاضرین کے چہروں پر جاری تھے اور ایک یادگار واقعہ وجود میں آ گیا تھا .